بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان کا آخری عشرہ

دینی بھائیو ! اس وقت ہم رمضان المبارک کے آخری **عشرہ** میں پہنچ چکے ہیں، یہ بہت ہی مبارک عشرہ ہے اسی عشرہ میں **لیلۃالقدر** ہے جو اجر و ثواب میں ہزار راتوں سے بہتر اور افضل ہے، اسی عشرہ میں **قرآن مجید** جیسی کتاب نازل ہوئی ہے، اسی عشرہ میں روزہ رکھنے والوں اور تراویح پڑھنے والوں کی مغفرت کردی جاتی ہے، یہی عشرہ پورے مہینہ کا خلاصہ ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرہ کو خصوصی **اہمیت** دیتے اور بعض وہ اعمال ادا فرماتے جنہیں اس مبارک مہینہ کے دوسرے عشرہ میں نہیں کرتے تھے، جیسے :

(۱) **شب بیداری اور تقریباً پوری رات قیام** : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کیلئے اپنی کمر کس لیتے، شب بیداری کرتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی بیدار رکھتے۔

(صحیح البخاری : 2024 / صحیح مسلم)

ایک اور حدیث میں انہی عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں عبادت میں وہ مجاہدہ کرتے اور مشقت سے کام لیتے جو دوسرے عشروں میں نہ کرتے۔ (صحیح مسلم : 1172 / الصوم)اس سے واضح ہوتا ہے کہ رمضانِ مبارک کے باقی دو عشروں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کا قیام بھی فرماتے اور آرام بھی فرماتے لیکن جب یہ عشرہ داخل ہو جاتا تو رات میں بالکل ہی نہ سوتے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی بعض حدیثوں میں اسکا ذکر ہے، (مسند احمد : 6/146)

(۲) **اہل و عیال کو بیدار رکھتے** :آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آخری عشرہ میں جہاں آپ اپنے طور پر عبادت و ریاضت میں مشغول رہے اور ذکر و تلاوتِ قرآن کا اہتمام فرماتے، وہیں اپنے اہل وعیال کو بھی اس مقصد کیلئے بیدار رکھتے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اپنے اہل وعیال کو بھی بیدار رکھتے۔ (سنن الترمذی : 795 ، الصوم / ابو یعلی : 282/1) بلکہ بعض روایات میں ہے کہ ہر چھوٹا بڑا جو نماز اور بیداری کی طاقت رکھتا اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شب بیداری کا حکم دیتے۔ (طبرانی کبیر ، المجمع : 174/3)

حضرت **سُفیان ثوری** رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رمضان کے آخری عشر میں مجھے یہ پسندیدہ ہے کہ بندہ رات بھر نماز و عبادت میں گزارے، اپنے اہل وعیال کو بھی بیدار رکھے اور جو بچے نماز کی طاقت رکھتے ہیں انہیں نماز کا حکم دے (لطائف المعارف)

کاش کہ آج کا مسلمان اس سُنّتِ نبوی پر عمل کرتا کہ خود بھی آخری عشرہ میں جد و اِجتہاد سے کام لیتا اور اپنے اہل وعیال کو بھی اسکی ترغیب دیتا، تاکہ اس حکم الٰہی پر عمل ہوسکے کہ :'' يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ '' مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو آتش (جہنم) سے بچا و جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں '' (التحریم:06)

(۳) **اپنی کمر کس لیتے** : جیسا کہ گزشتہ روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، البتہ اس عبارت کا دو مفہوم علماء نے بیان کیا ہے، ایک معنی یہ کہ آپ اپنی بیویوں سے دور رہتے اور انکے ساتھ **شب باشی** نہ فرماتے، دوسرا معنی کمر کسنے کا یہ لیا گیا ہے کہ آپ نماز، تلاوت قرآن، ذکر و دعا اور توبہ و استغفار میں پورے انہماک سے لگے رہتے، یہی معنٰی زیادہ قریب معلوم ہوتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرہ کا اعتکاف فرماتے تھے اور حالت اعتکاف میں ویسے بھی بندہ اپنی بیوی کے قریب نہیں جاسکتا اس لئے اسکے ذکر کی ضرورت نہیں تھی، چنانچہ ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں عبادت میں لگن سے کام لیتے جو دوسرے عشروں میں نہیں کرتے تھے۔ (صحیح مسلم : 1175 ، الصوم)افسوس کہ ہمارا طریقہ اس اسوہ نبوی سے کس قدر مختلف ہے کہ ہم ابتدائی رمضان میں تو کافی نشاط دکھائی دیتے ہیں اور جب یہ مبارک عشرہ آتا ہے تو ہماری ساری کوششیں سرد پڑ جاتی ہیں۔

(٤) **افطار کو سحری تک موخر کر دیتے** :اس مبارک عشر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف قسم کی عبادت میں اس قدر مشغول رہتے کہ غروب آفتاب پر افطاری کی بھی پرواہ نہ کرتے ، بلکہ رات میں صرف ایک وقت کھانے یعنی سحری پر اکتفا کرتے ، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان شروع ہوتا تھا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رات میں قیام بھی کرتے اور کچھ وقت سوتے بھی تھے پھر جب آخری عشرہ آجاتا تو کمر کس لیتے ، عورتوں سے کنارہ کش ہو جاتے (اعتکاف فرماتے)اور دونوں اذانوں (مغرب و عشا) کے درمیان غسل فرماتے اور اپنا شام کا کھانا سحری تک موخر کر دیتے (**حافظ ابن حجر** بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی عاصم نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اسکی سند قابل قبول ہے)، نیز اسکی تائید دو ضعیف حدیثوں سے بھی ہوتی ہے ایک حضرت انس بن مالک کی اور دوسری حضرت جابر بن عبد اللہ دیکھئے : (لطائف المعارف : 343) شرعی اصطلاح میں اسے **صوم وصال** کہا جاتا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں صوم وصال داخل ہے۔

(٥) **مغرب و عشا کے درمیان غُسل** : چونکہ ان راتوں میں اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے خاص کر شبِ قدر میں تو فرشتے بھی نازل ہوتے ہیں اس لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرہ کی ہر شب کو غسل فرماتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماسبق حدیث میں اسکا ذکر آچکا ہے ، نیز اسکی تائید بعض دوسری روایتوں سے بھی ہوتی ہے ، دیکھئے (لطائف المعارف ، ص : 346) چنانچہ امام **ابن جریر الطبری** رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سلفِ امت رمضان کے آخری عشرہ کی ہر شب کو غسل کرنا مستحب سمجھتے تھے ، امام **ابراھیم نخعی** کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اس عشرہ کی ہر شب کو غسل فرماتے (لطائف المعارف : 346)

(٦)**اعتکاف کا اہتمام** : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مبارک عشرہ کے **اعتکاف** کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر کے آخری دور تک رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اہتمام کرتے تھے ۔ (صحیح البخاری : 2026 ، الاعتکاف / صحیح مسلم : 1153 ، الصوم) اور جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے اس آخری عشرہ اور اس سے قبل کے یعنی درمیانی عشرہ کا بھی اعتکاف کیا (ص حیح البخاری : 2044 ، الاعتکاف ، بروایت ابو ہریرہ)، بلکہ اس امر کے اہتمام کا یہ عالم تھا کہ ایک سال کسی عذر کی بنا پر آپ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف نہ کر سکے تو اس سال شوال میں دس دن کا اعتکاف فرمایا ۔ (صحیح البخاری : 2033 ، الاعتکاف ، بروایت عائشہ) اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ ہر طرف سے یکسو اور سب سے منقطع ہو کر بس اللہ سے لو لگا کے اسکے در پہ (یعنی کسی مسجد کے کونہ میں) پڑ جائے اور سب سے الگ اسکی عبادت اور اسی کے ذکر و فکر میں مشغول رہے ، اس عبادت کیلئے بہترین وقت رمضان المبارک اور خاص کر اس کا آخری عشرہ ہی ہو سکتا تھا اس لئے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتخاب کیا۔

☆آج یہ سُنّت کم سے کم تر ہوتی جارہی ہے ، اس سنت پر عمل کرنے والے لوگ اٹھتے جارہے ہیں اب اہل علم اور علماء وحُفّاظ کی جماعت بھی اس سنّت سے بے زار نظر آرہی ہے ، بلکہ اب تو اہل علم حضرات جنہیں لوگوں کیلئے پیش رو ہونا چاہئے وہ اس سنّت پر لوگوں پر ترغیب بھی دنیا چھوڑ دے رہے ہیں ، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا پابند بنائے ۔ (آمین)

جمع و ترتیب

فضیلۃ الشیخ/**ابوکلیم مقصود الحسن فیضی** حفظہ اللہ

الغاط ، سعودی عرب